

سہ ماہی

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۲۰
عالمی

اقتصادیات

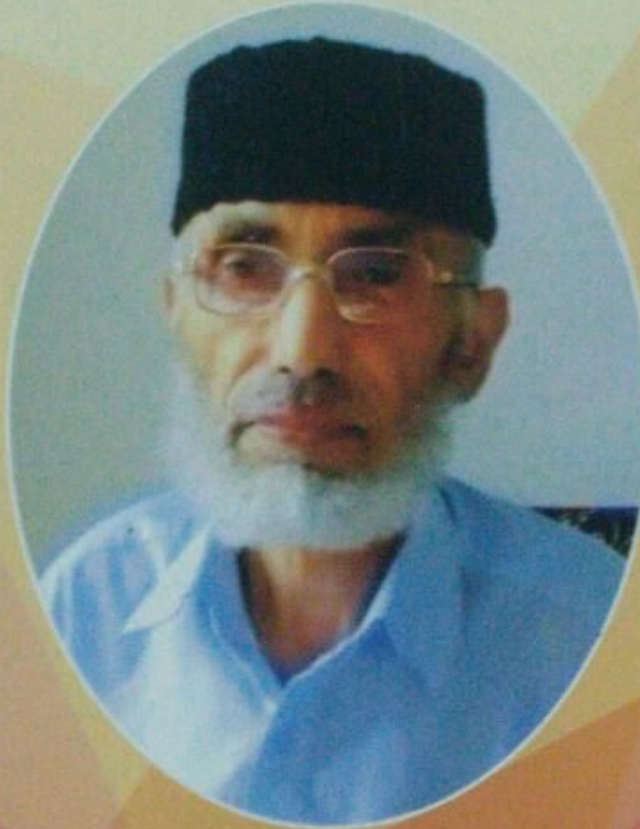
ISSN - 2348-5035

سرونج

گوشہ بشیر احمد بشیر کشتواڑی



احمد سہیل



بشیر احمد بشیر



عبدالرحمن عابد



جاوید زیدی



عبدالرحمن ساز



سید جعفر امیر



عدیل زیدی



افتخار نسیم

ڈاکٹر سیفی سرونجی

شماره نمبر-۱۲۰

اشاعت کا ۳۸واں سال

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۲۰

سہ ماہی

انتساب عالمی سرونج

مدیر: آفاق سیفی

Mb: 9977955000

معاون مدیر: محمود ملک، استوتی اگروال

Mb: 9977555800

Mb: 9575089694

زرر فاقت

ہندوستان

فی شمارہ چار شمارے

100 روپے 400 روپے

اس شمارے کی قیمت -/250

برطانیہ

5/- پونڈ 20/- پونڈ

یورپ

4/- یورو 16/- یورو

امریکہ

15/- ڈالر 60/- ڈالر

سعودی عرب

20/- ریال 80/- ریال

عرب امارات

20 درہم 80 درہم

سرپرست

اتل اگروال

ترتیب

ڈاکٹر سیفی سرونجی

Mb. 9425641777

بیرون ممالک کے سرپرست

کنیڈا

ناصر بغدادی

امریکہ

پروین شیر

انگلینڈ

احمد مسعود

پاکستان

سید معراج جامی

مسعود تنہا، ذوالفقار احسن

ابوظہبی

یعقوب تصور

جرمنی

سرور غزالی

CONTACT : SAIFI LIBRARY, SIRONJ(464228)MP

email : saifi.sironji2015@gmail.com, stuti9575@gmail.com

SAIFI SIRONJI UNION BANK OF INDIA A/C NO. 373402010002987

BRANCH PIN 464228 IFSC CODE UBIN 0537349

فہرست

حمد و نعت :

- ☆ افتخار راغب (دوحہ قطر) 5
☆ یعقوب تصوّر (ابوظہبی) 5

اداریہ :

- ☆ بیرونی ممالک میں اردو نظم قسط نمبر-۵ ڈاکٹر سیفی سرونجی 6

مضامین :

- ☆ سرسید احمد خاں اتحاد و اتفاق کے سفیر 21 پروفیسر صغیر افرامیم
☆ عوامی مقبولیت کا شاعر: کیفی اعظمی 32 ڈاکٹر داؤد احمد
☆ ادب اطفال اور متین اچل پوری 40 پروفیسر اسلم جمشید پوری
☆ نعمان شوق کی غزل کا نیا چہرہ 43 ذوالفقار احسن
☆ غیاث احمد گدی ایک جینون افسانہ نگار 49 احمد رشید
☆ سماج اور تعلیم کا رشتہ 52 ڈاکٹر وسیم انور
☆ معاصر ہندی/اردو غزل میں احتجاج کا استعارہ۔ ڈاکٹر مہندر اگروال 58 خان حسنین عاقب
☆ ڈاکٹر عزیز احمد ”یادوں کے انتخاب“ میں 70 عبدالحی پیام انصاری
☆ اردو کا ایک پیدل سپاہی: سیفی سرونجی 76 محمد ایوب واقف
☆ اردو کی غیر مسلم کمسن شاعرہ، مضمون و تبصرہ نگار اور 87 انیس جاوید
انتساب عالمی کی نائب مدیرہ استوتی اگروال
☆ وبائے کرونا اور اردو شاعری 92 ڈاکٹر صالحہ صدیقی
☆ افسانہ ”دخمہ“: ایک تہذیبی استعارہ 99 توصیف احمد ڈار



سماج اور تعلیم کا رشتہ

☆ ڈاکٹر وسیم انور

موبائل: 9301316075

ہندوستانی معاشرہ معاشی، ثقافتی، مذہبی، ذات پات اور جغرافیائی بنیادوں پر منقسم معاشرہ ہے۔ معاشرتی سائنس میں سماجی طبقے پر اکثر سماجی استحکام کے حوالے سے بحث کی جاتی ہے۔ جدید مغربی سیاق و سباق میں عام طور پر درجہ بندی تین پر توں پر مبنی ہوتی ہے: (۱) اعلیٰ طبقہ (۲) متوسط طبقہ اور (۳) نچلے طبقہ

ہر طبقے کو مزید چھوٹے طبقوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح، ہندوستانی معاشرہ ایک ایسا معاشرہ ہے جو ثقافتی، مذہبی، ذات پات، ذات کے نظام اور جغرافیائی بنیادوں پر بہت سے مختلف طبقات اور چھوٹے ذیلی طبقات میں منقسم ہے۔ غالب طبقہ اور مغلوب طبقہ سماج کا سب سے بنیادی امتیاز ہے۔ معاشرے میں غالب طبقے کو اشرافیہ کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے جو وسائل کے مالک ہو کر غاصب خاندانوں کا استحصال کرتے ہیں۔ مارکسی نظریہ میں دو بنیادی طبقے بورژوازی اور پرولتاریہ ہیں جو مزدور اور سرمائے کے بنیادی معاشی ڈھانچے کی پیداوار ہیں۔ پیداوار کے ذرائع سرمایہ داروں کے قبضے میں ہیں جبکہ پرولتاریہ پرولتاریہ ہے۔

ہندوستانی معاشرے میں ذات پات کی گہری جڑیں ہیں اور نام نہاد اونچی ذات کو اعلیٰ ثقافتی اقدار کی نگہداشت کرنے والا اور محافظ سمجھا جاتا ہے، ان کے پاس پیداوار کے ذرائع موجود

ہیں۔ مذہبی عقائد اور اندھ و شواس پورے معاشرے کو اپنے تسلط میں رکھتے ہیں، جبکہ نام نہاد نچلی ذاتیں ان غالب ذاتوں کے چنگل میں مکمل طور پر پھنس گئیں ہیں۔ یہ پرولتاریہ نہ صرف پرولتاری ہے بلکہ مذہبی عقائد کی وجہ سے بے فکری اور غلامی کا بھی شکار ہے۔ صدیوں سے تعلیم کے ذائقہ کی کمی کی وجہ سے شعور کی نشوونما میں بھی رکاوٹ ہے۔

تعلیم معاشرے کے ذریعے نئی نسل کو منتقل کیا ہوا وہ علم ہے جو علمی، ہنرمندانہ اور جذباتی ہوتا ہے۔ علمی علم، عقلی و منطقی ہوتا ہے اور ہنرمندانہ علم، تکنیکی مہارت مہیا کرتا ہے جب کہ جذباتی علم، منطقی اور مناسب طرز عمل بناتا ہے۔ یعنی، زندگی کے تمام پہلوؤں اور شخصیت کی مکمل نشوونما کے لئے تعلیم بہت ضروری ہے۔ تعلیم معاشرے کو متحرک اور ترقی بخشتی ہے۔ تعلیم معاشرے کی فطرت کو مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن رکھتے ہوئے فرد اور معاشرے کے مابین ہم آہنگی قائم کرتی ہے، جو ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد ہے۔ یعنی تعلیم ایک بہتر معاشرے کی طرف پہلا قدم ہے۔

اسکول کا ماحول

ذات پات کی زد میں آنے والی ذات، اونچی و نچلی ذاتیں، امیر، غریب، مذہب پر مبنی، طبقاتی امتیازی سلوک وغیرہ بھی اسکولوں میں موجود ہیں۔ اساتذہ اور ہم جماعت کے ساتھ سلوک تقریباً معاشرے کے تانے بانے جیسا ہی ہوتا ہے۔ استاد معاشرے کا ممبر ہوتا ہے، لہذا اس کا سلوک معاشرے کے کسی دوسرے فرد سے بہت مختلف نہیں ہوتا ہے۔ ہم جماعت گھروں میں اور آس پاس جو کچھ دیکھتے ہیں وہ ان کے تاثرات بن جاتے ہیں۔ اسکولوں میں غیر منطقی اور غیر سائنسی عمل کا غلبہ ہے۔ اسکولوں میں دن کی شروعات مذہبی رسومات پر مبنی پردعاؤں سے ہوتی ہے، سرکاری اسکولوں میں اکثریتی مذہب یعنی ہندو مذہب پر مبنی دیوتاؤں کی پرارتھنائیں گائی جاتی ہیں۔ جبکہ مشنریوں اور مدارس وغیرہ میں اپنے مذہب کی بنیاد پر دعائیں پڑھنے کا رواج ہے۔ اسی طرح سرکاری اسکولوں میں منعقدہ تہواروں اور پروگراموں کا آغاز سرسوتی کی پوجا اور چراغ روشن کرتے ہوئے ہوتا ہے۔ نجی اسکولوں کے آپریٹرز اپنے اپنے رسومات مسلط کرتے ہیں۔

اسکولوں میں درس و تدریس

اسکولوں کا اجتماعی ماحول تدریسی عمل میں خلل ڈالتا ہے۔ جبکہ اسکول ایک ایسی جگہ ہونا

چاہئے جہاں غیر سائنسی مفروضے جیسے معاشرتی تعصبات، توہم پرستی، انتہا پسندی، فرقہ واریت، چھوٹا چھوٹ، ذات پات اور اسی طرح بہت سی دقیقہ نوسی روایات وغیرہ کی کوئی جگہ نہ ہو۔ اسکول میں تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لئے سائنس کے تاریخی اور فلسفیانہ پہلو کا مطالعہ کر کے سائنسی، جمہوری اور سیکولر تعلیم کی بنیاد تیار کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں بھاونا کپور کا مضمون بہت اہم ہے، مڈل اسکول کلاس میں تاریخ پڑھانے کے بارے میں تحقیقی مطالعہ، میں رقم طراز ہیں:

تاریخ کے مطالعے کو بادشاہوں کی فتوحات کا مطالعہ اور ایک خاص انداز میں لوگوں کے گروہ کے کردار کو پیش کرتے ہوئے ماضی اور انسانی زندگی کو تنگ بنا دیا گیا ہے۔ بہت سی نصابی کتب میں غزنوی اور غوری کے حملوں کا ذکر ہے۔ جس میں اسلام کی آمد کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ کس طرح شمالی ہندوستان کے گنگا نیک میدانی علاقے لڑائیوں اور مظالم کا گھر بنے، لیکن ان کتابوں میں ایسے افراد کے گروپ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا جو سالوں سے مالا بار ساحل پر پُر امن رہتے تھے۔ یہ ضروری ہے کہ کتاب میں استاد دیئے گئے بیانات پر لطیف انداز میں بحث کریں اور جائزہ لیں کیونکہ درسی کتاب کا علم قوم کی شناخت، وغیرہ کی تاریخ کے ایک خاص عالمی نقطہ نظر کے لئے صحیح علم کا ایک خاص تناظر لاتا ہے۔ اس کو دھیان میں رکھنا بہت ضروری ہے۔

(حوالہ صفحہ نمبر 07 مڈل اسکول کلاس روم میں ہسٹری ٹیچنگ پر ایک تحقیقی مطالعہ - بھاونا کپور)

کتابی متن اور درس و تدریس

کلاس روم میں درسی کتب کا مواد درس و تدریس کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ درسی کتب کی حالت اطمینان بخش نہیں ہے کیونکہ زیادہ تر درسی کتب، خاص طور پر سوشل سائنس کی کتابیں ایک غالب طبقاتی ذہنیت کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ اس مضمون کی وجہ سے سوشل سائنس کا مطالعہ ضروری ہے۔ تعلیم حاصل کرنے سے، طالب علم اپنے معاشرے کو سمجھنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ تعلیم کا مقصد

معاشرتی امتیاز کے خاتمے کے ذریعہ ایک مساوی معاشرے کا قیام ہونا چاہئے، لیکن ہماری تعلیم ایسا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ہماری اسکول کی درسی کتب کا موضوع ہے۔ بیشتر درسی کتب پر ولتاریہ کے پس ماندہ، جاہل اور احمق کے بارے میں بہت سی منفی تبصرے کرتی ہیں۔ وہ ست اور کاہل اور غیر ذمہ دارانہ ہو کر اپنی حالت زار کے ذمہ دار ثابت ہوئے ہیں۔ نچلے طبقے کی خواتین کے سلسلے میں بھی ایسا ہی منفی رویہ اپنایا جاتا ہے۔

استاد اور درس و تدریس

کلاس روم میں پڑھایا جانے والا موضوع اساتذہ کے نقطہ نظر سے خاص طور پر متاثر ہوتا ہے، ہمارے بیشتر اساتذہ جمہوریت و جمہوری عمل سے لاعلم اور سائنسی نقطہ نظر سے محروم ہیں اور معاشرے میں مروجہ مفروضوں کی بنا پر کلاس روم میں اپنی بدینی پر مبنی ذہنیت کو متعارف کراتے ہیں۔ طلباء کو اپنے جیسی شکل دینے کی کوشش کی جاتی ہے، اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ درسی کتاب کی عقلی گفتگو بھی اساتذہ کے ذریعہ کلاس روم میں مخالف طریقوں سے متعارف کروائی جاتی ہے، اس سلسلے میں پائل اگر وال کا مضمون ”معاشرتی طور پر محروم لوگ اور ہم“ بہت اہم ہے، پائل اگر وال لکھتی ہیں کہ کلاس روم میں درسی کتب کے معنی کیسے ختم کر دیے جاتے ہیں:

جب ایک دلت برادری کا پڑھا لکھا نوجوان محکمہ روزگار میں جاتا ہے تو، یہ خود بخود کسی صفائی کارکن یا کسی اور چھوٹے کام کے لئے لیا جاتا ہے۔ یہ معاشرتی موافقت ہے کیونکہ لوگ بھی ایسا ہی سوچتے ہیں کیونکہ ایسا کرنا ان کے لئے فطری ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے استاد نے کہا کہ نام نہا چھوٹی ذات کے فرد ملازمت کے دفتر گئے اور تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود خود کو ایک صفائی ملازم کی ملازمت کے لئے داخل کرایا، کیوں اس نے یہ کام کیا، یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ اس کتاب میں اس کے معاشرتی نقطہ نظر پر مبنی اساتذہ تحریری معنی کے مطابق، شیڈیول ذات سے تعلق رکھنے والے شخص نے خود ہی صفائی کامگار بننے کو ترجیح دی، جبکہ متن

میں کہا گیا ہے کہ ایمپلائمنٹ آفس کے ملازم نے اسے صفائی کا مگار کے عہدے کے لئے نامزد کیا تھا۔

(حوالہ صفحہ نمبر 74 سماجی طور پر محروم افراد اور ہم۔ پائل اگر وال)

تعلیم اور معاشرے کے مابین بہت گہرا تعلق ہے، یعنی معاشرہ اپنی نئی نسل کو جس طرح اور جیسی تعلیم فراہم کرے گا، معاشرہ وہی روپ رنگ اختیار کر لے گا۔ جیسا معاشرہ ہوگا وہ اپنی آنے والی نسل کو ویسی ہی تعلیم دے گا۔ یعنی معاشرہ اور تعلیم ایک دوسرے کی عکاسی کرتے ہیں۔ موجودہ حالات معاشرے کی مساوات کی نشوونما میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ موجودہ تعلیم طلباء میں عقلیت پسندی کو فروغ دینے کے بجائے پیش قیاسیوں سے غیر سائنسی سوچ کو فروغ دیتی ہے اور مفروضوں پر مبنی معلومات کی ترسیل کو مقصد سمجھا جاتا ہے۔ تعلیم، اساتذہ، تعلیمی مواد، تعلیمی ادارے، تعلیمی پالیسی اور تعلیمی بجٹ وغیرہ یہ سب غالب طبقے (سرمایہ داروں) کے مطابق ہیں۔ محنت کش اور نچلے طبقے کے متعلق بہت زیادہ منفی اور گمراہ کن تبصرے ہیں، یعنی معاشرے اور تعلیم کے مابین عسکریت پسندوں کا تنازعہ موجود ہے، جبکہ مساوی معاشرے کی ترقی کے لئے سماج اور تعلیم میں تضاد کی ضرورت ہے۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ صورتحال کتنی سنگین ہے، ہمیشہ بہتری کی گنجائش رہتی ہے۔ امید ہی وہ شے ہے جو انتہائی منفی حالات کو مثبت انداز میں تبدیل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ میں اپنی بات ڈاکٹر یوناسی کے ایک اقتباس پر ختم کرتا ہوں۔ جو ان کے مضمون ٹیچر اسکول اور معاشرتی تعلقات میں شامل ہے۔ یہ اقتباس گاگر میں ساگر کی حیثیت رکھتا ہے اور اس اندھیرے میں طلوع فجر کے طور پر ابھرتا ہے:

اسکول ایسے مقامات پر نہیں بن پائے جہاں علم کے ذریعہ رشتے میں تبدیلیاں آئیں، ایسے حالات میں، اساتذہ روایتی معاشرتی تعلقات کو برقرار رکھنے اور آگے بڑھانے کے کیریئر ہوں گے۔ ہمارے پاس ایسا کوئی حوالہ نہیں ہے جس کے ساتھ ہم انھیں تبدیلی کے فروغ دینے والوں کے کردار میں رکھ سکتے ہیں۔ موجودہ صورتحال میں کسی بھی طرح

OCTOBER TO DECEMBER 2020

RNI No. : MPURD/2013/57358

QUARTERLY

INTESAB AALAMI

VOL. NO. 8

ISSUE NO. 3

بشیر احمد بشیر کشتواڑی کی مطبوعات



Printed and Published by Afaque Saifi, on behalf of Afaque Saifi
Printed at Star Graphics Printers, Near Rosy Laundry, Itwara, Bhopal - 462001
and published from Intesab Publications, H.No. 82, Ward No. 19,
Raojipath, Sironj (M.P.) - 464228. Editor : Afaque Saifi, Mob. : 0997795500
Composing by : Stuti Agrawal